www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
شفہ	(شَفَۃ ہونٹ ص ۲)
شفی	شَفٰی یَشْفِی تندرست کرنا
	(شِفَاء صحت) شَفَا کنارا ص ۴۳
شق	شَقَّ پھاڑنا۔ تکلیف دینا۔
	محنت مشقت کرنا
	شِقّ اور شُقَّۃ محنت مشقت۔
	اَشَقّ سخت
	شَاقَّ مخالفت کرنا (شِقَاق ضد)
	تَشَقَّقَ۔ اِنْشَقَّ پھٹنا
شقو	شَقِیّ بُرا۔ بے نصیب
شقی	شِقْوَۃ بدبختی
شکر	شَکَرَ تعریف کرنا
شکس	تَشَاکَسَ جھگڑنا
شک	شَکّ شک وشبہ
شکل	شَکْل شکل وصورت شَاکِلَۃ طریقہ
شکو	اِشْتَکٰی شکایت کرنا
	(مِشْکٰوۃ اطاق ص ۲)
شمت	اَشْمَتَ خوش کرنا
شمخ	شَمَخَ بلند ہونا
شمز	اِشْمَأَزَّ رُکنا
شمس	شَمْس دھوپ (سورج ص ۲)
شمل	شِمَال جانب۔ ہاتھ
	اِشْتَمَلَ ملنا
شنأ	شَنَآن دشمنی شَانِئ دشمن
شوب	شَابَ (شَوْبًا) ملانا
شور	اَشَارَ اشارہ کرنا شَاوَرَ مشورہ کرنا
	(تَشَاوُر باہمی مشورہ اور رضا)
شوظ	شُوَاظ شعلہ
شوک	شَوْکَۃ آلاتِ جنگ۔ کانٹا ص ۲

مادہ	الفاظ اور عنوان
شوی	شَوٰی کھال
	شَوٰی یَشْوِی آگ کا جلانا۔ بھوننا
شہب	شِہَاب آگ کا انگارا
شہد	شَہِدَ اقرار کرنا۔ حاضر ہونا۔ مرنا
	شہید حاضر۔ مددگار
	(اَشْہَدَ گواہ بنانا)
	(اِسْتَشْہَدَ گواہ طلب کرنا)
شہر	شُہُور۔ اَشْہُر مہینے
شہق	شَہِیْق آواز
شہو / شہی	شہوۃ خواہش اِشْتَہٰی چاہنا
شیٔ	شَاءَ چاہنا (شَیْء چیز)
شیب	شَیْب بوڑھا
شیخ	شیخ بوڑھا
شید	شَادَ۔ شَیَّدَ مضبوط بنانا
شیع	شَاعَ مشہور کرنا شِیْعَۃ فرقہ
	ص
صبأ	(صَابِئ ایک فرقہ ص)
صبب	صَبَّ گرانا
صبح	صبح صبح مِصْبَاح چراغ
	اَصْبَحَ ہونا۔ صبح کرنا صَبَّحَ صبح کرنا
صبر	صَبَرَ برداشت کرنا
	صَابَرَ۔ اِصْطَبَرَ ثابت قدم رہنا
صبع	اَصَابِع انگلیاں (ص ۲)
صبغ	صَبَغَ ڈبونا صِبْغَۃ رنگ
صبو	صَبَا جھکنا صَبِیّ بچہ
صحب	صاحب ساتھی۔ والے صَاحِبَۃ بیوی
	(اَصْحَبَ ساتھی بنانا صَاحَبَ ساتھ رہنا)
صحف	صُحُف اعمال نامہ۔ کتاب
صخ	صَاخَّۃ آواز۔ قیامت

مادہ	الفاظ اور عنوان
صخر	صَخْرَۃ پہاڑ
صدد	صَدَّ روکنا۔ رُکنا صَدَّ۔ چلانا
	صَدِیْد پیپ صَدّ آواز
صدر	صَدْر دل (سینہ ص ۲)
	صَدَرَ ہوجانا اَصْدَرَ لوٹنا
صدع	صَدَعَ کام کرنا تَصَدَّعَ پھٹنا
	(صُدِّعَ سردرد ہونا)
صدف	صَدَف کنارا صَدَفَ منہ پھیرنا
صدق	صِدِّیْق اور صَدِیْق دوست
	صَدُقَات حق مہر
	صَدَقَۃ زکوٰۃ وخیرات
	صَدَقَ سچ بولنا سچ کر دکھانا
	صَدَّقَ تصدیق کرنا تَصَدَّقَ معاف کرنا
صدی	صَدٰی تصدیۃ آواز
	تَصَدّٰی درپے ہونا
صرح	صَرْح محل
صرخ	صریخ آواز۔ فریاد
	اَصْرَخَ فریادرسی کرنا
	اِصْطَرَخَ چلانا
	اِسْتَصْرَخَ فریاد چاہنا
صرر	صِرّ سردی صَرْصَر ہوا
	صَرَّۃ چلانا اَصَرَّ اڑنا
صرط	صِرَاط راستہ
صرع	بے ہوش ہونا۔ گرنا
صرف	صَرَفَ پھیرنا صَرَّفَ بیان کرنا۔
	پھیرنا اِنْصَرَفَ پھرنا
صرم	صَرَمَ کاٹنا
صعد	صَعِدَ چڑھنا صَعِیْد زمین
	(اَصْعَدَ اور تَصَعَّدَ دشواری سے اوپر چڑھنا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ۔ (۲/۲۸۱) — اور اگر قرض لینے والا تنگدست ہو تو (اسے) کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو)۔

اور انتظر: کسی امید کے پورا ہونے کا وقت گزارنا اور یہ لفظ انتظار کے لیے عام ہے اور اس لحاظ سے نظرۃ اور انتظار قریب المعنٰی ہیں۔ اور انتظار خیر و شر دونوں میں۔ نیز شک اور یقین دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (فق ل ۵۸) ارشاد باری ہے:

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ (۱۱/۱۲۲) — اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ان سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ ہم (اپنی جگہ) عمل کیے جاتے ہیں۔ اور (نتیجۂ اعمال کا) تم بھی انتظار کرو۔ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

۲۔ اِرْتَقَبَ: رَقَبَةٌ۔ گردن کو کہتے ہیں اور رَقَبَ کسی کی گردن پر نظر رکھنے یا اس کی نگرانی کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے (مف) اور رِقْبَةٌ کے معنی احتیاط۔ نگہبانی، بچاؤ اور خوف ہے (منجد) لہٰذا اِرْتَقَبَ سے مراد ایسی انتظار ہے جس میں انسان چوکس اور چوکنا رہے۔ دوسرے کی حرکات و سکنات کا خیال رکھے اور اپنے بچاؤ کا بھی۔ قرآن میں ہے:

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ (۱۱/۹۳) — تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کر دینے والا عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

۳۔ تَرَبُّص: رَبَص اور تَرَبَّص ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور یہ انتظار یا تو کسی معینہ مدت کے لیے ہوتا ہے یا کسی ایسے امر کے ہونے یا زائل ہونے کا جس کی توقع ہو (مف)۔ مثلاً اشیائے تجارت کی گرانی اور ارزانی کا۔ تَرَبَّصَ بِسِلْعَةٍ کا معنی ہے مال کی گرانی کا انتظار کرنا (منجد) اسی طرح عورت کے لیے اپنی عدت پوری کرنے کا انتظار تربص کہلائے گا اور بمعنی زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے انتظار کرنا۔ (فق ل ۵۹) ارشاد باری ہے:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ (۹/۵۲) — کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا (یا تو) خود اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے اور یا ہمارے ہاتھوں سے تو تم بھی انتظار کرو۔ ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

ماحصل: (۱) اِنْتِظَار: کسی امید کے وقت تک کی مدت گزارنا اور یہ لفظ عام ہے۔ خیر و شر میں اور شک و یقین دونوں صورتوں میں آتا ہے۔

(۲) تَرَقُّب: انتظار کرنا اور چوکس رہنا۔ کڑی نظر رکھنا۔ عموماً برائی کے وقت کی انتظار کے لیے آتا ہے۔

(۳) تَرَبُّص: زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی مدت یا معینہ مدت کا انتظار۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) عدل، دُوسرے کو اس کا حق یا اس کا عوض پورا نہ دینا اور توازن و تناسب کا لحاظ نہ رکھنا اور

(۲) قسط، کسی کے حق کی ادائیگی نہ کرنا۔ (جبکہ یہ دونوں الفاظ ناانصافی کے معنوں میں آتے ہوں۔

(۳) ظلم، ہر بے انصافی کی بات خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا معاملات سے۔

(۴) حاف: دوسرے کے حق کی ادائیگی میں جانبداری کرنا اور کم دینا۔

(۵) عَال، ایسی بے انصافی کرنا جس میں دُوسرے کا حق بھی تلف ہو۔ اور حق دبنے والے کے لیے گرانبار بھی ہو۔

(۶) ضَامن، حقوق کے تعین میں انتہائی بے ضابطگی کرنا۔

۷۲۔ بے رغبتی کرنا

کے لیے رَغِبَ عَنْ، حَصُوْر اور زَاھِد کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ رَغِبَ عَنْ، رَغِبَ بمعنی کسی چیز کی طرف رغبت یا خواہش رکھنا اور اگر اس کا صلہ عن سے ہو تو اس سے بے رغبتی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰھٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (۲/۱۳۰)	اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے الا یہ کہ وُہ اپنے آپ کو بُدھو بنالے۔

۲۔ حَصُور، حصر بمعنی تنگ کر کے گھیر لینا اور حَصِر بمعنی تنگ ہونا اور رکنا۔ اور حَصُوْر اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں کی طرف سے رُکا رہے اور ان سے رغبت نہ رکھتا ہو۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (۳/۳۹)	بے شک اللہ تجھے (اے زکریاؑ) یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ (عیسیٰؑ) کی تصدیق کرے گا اور سردار ہو گا اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والا اور پیغمبر نیکو کاروں سے ہو گا۔

۳۔ زاھد، زَھَدَ بمعنی بے غرض ہونا چھوڑ دینا۔ اور زھید بمعنی حقیر چیز اور زاھد فی الشیٔ بمعنی کسی چیز سے بے رغبتی کرنے والا یا حقیر سی چیز پر راضی ہو جانے والا (م ف) قرآن میں ہے:

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ (۱۲/۲۰)	اور یوسف کے بھائیوں نے یوسفؑ کو تھوڑی سی قیمت یعنی چند ٹکوں میں بیچ ڈالا اور انہیں اس بارے میں کچھ رغبت بھی نہ تھی۔

ماحصل: (۱) رغب عن: بے رغبتی کے لیے عام لفظ۔

(۲) حَصُور: وُہ شخص جو عورتوں کی طرف سے بے رغبت ہو۔

(۳) زاھد: کسی چیز کو حقیر اور معمولی سمجھ کر اس سے بے رغبتی کرنے والا یا دلچسپی نہ لینے والا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (۲/۲۸۶) — خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

اور تکلیف محمود بھی ہوتی ہے اور مذموم بھی۔ محمود یہ ہے کہ کسی کام کو اس لیے سرانجام دے کہ وہ اس پر آسان ہو جائے اور اس سے اُسے محبت ہو جائے۔ اور یہی شرعی تکلیف ہے۔ اور مذموم وہ ہے جسے تکلّف کہتے ہیں بمعنی بناوٹی تکلیف یا بناوٹ کرنا۔

۵۔ شَقَّ: شق بمعنی پھاڑنا بھی آتا ہے۔ اور شَقَّ يَشُقُّ کسی سے اس کی طاقت سے زیادہ کام لینا یا محنت و مشقت میں مبتلا کرنا ہے (منجد) قرآن میں ہے:

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ (۲۸/۲۷) — اور میں تجھ کو تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا۔

۶۔ عَنَتَ: ایسی تکلیف پانا جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہو (مف) اور بمعنی اشدّة الضرر یا انتہائی تکلیف (م۔ق)۔ ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ (۳/۱۱۸) — مومنو! کسی غیر مذہب کے آدمی کو اپنا رازدار نہ بنانا۔ یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو تمہیں تکلیف پہنچے۔

اور اَعْنَتَ بمعنی کسی کو ایسی مشقت میں ڈال دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ (۲/۲۲۰) — اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا۔

۷۔ سَامَ: بمعنی کسی کو تکلیف دینا اور سَامَ خَسْفًا، محاورہ ہے بمعنی کسی کو ذلیل و خوار کرنا (منجد) سام سے مفہوم ایسی تکلیف ہے جس میں ذلت اور خواری کا پہلو بھی شامل ہو۔ قرآن میں ہے:

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ (۲/۴۹) — وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔

ماحصل: (۱) اَذٰی: معمولی تکلیف کے لیے۔ ذہنی ہو یا جسمانی۔

(۲) ضَرّ: بڑی تکلیف اور نقصان کے لیے۔

(۳) اَکْرَہَ: جبری تکلیف کے لیے۔

(۴) تکلیف: استطاعت کے مطابق کام لینے کیلیے

(۵) مُشَقَّۃ: طاقت سے زیادہ کام لینے کے لیے۔

(۶) عَنَت: ایسی تکلیف جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہو۔

(۷) سَامَ: ایسی تکلیف کے لیے جس میں ذلت کا پہلو شامل ہو۔

۲۰۔ تندرست کرنا۔ ہونا

کے لیے شَفٰی اور اَبْرَأَ (برء) اور اَفَاقَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ شَفٰی: شِفَاء بمعنی مرض سے نجات پانا۔ سلامتی سے ہمکنار ہونا۔ اور شَفٰی يَشْفِي بمعنی مرض سے نجات دینا۔ تندرست کرنا (مف) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت باہمی رضامندی سے مقرر کرنا ضروری ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ (۲/۲۳۷)

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا۔

ماحصل: حق مہر مقرر ہونے کی نسبت سے اسے فریضہ، معاوضہ ہونے کی نسبت اجر کہا گیا ہے۔ اور صدقہ میں عورت کے تمام واجبات بشمول مہر شامل ہیں۔

۱۲۔ حکم دینا

کے لیے قرآن میں أَمَرَ[۱]، أَذِنَ[۲]، حَكَمَ[۳] اور أَوْصَى[۴] کے الفاظ آئے ہیں۔ اور یہ سب الفاظ کئی کئی معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ أَمَرَ: أَمْر بمعنی معاملہ۔ حالت۔ شان۔ اور اس کی جمع امور ہے۔ یہ معنی یہاں زیر بحث نہیں۔ أَمْر بمعنی حکم اس کی جمع اوامر اور ضد نہی ہے۔ اور أَمَرَ کے معنی حکم دینا۔ حکم بھیجنا اور ہدایات دینا خواہ یہ حکم کسی اچھے کام کے لیے ہو یا بُرے کام کے لیے (منجد) گویا اس لفظ کا استعمال عام ہے خواہ یہ حکم ایک بادشاہ یا حاکم کسی ماتحت کو دے یا کوئی عام شخص دوسرے شخص کو دے۔ قرآن میں ہے:

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۲/۱۴)

وہ اچھے کاموں کا حکم دیتے اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر ہے کہ قیامت کے دن کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ:

إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا (۳۴/۳۳)

جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور اس کا شریک بنائیں۔

۲۔ أَذِنَ: کے معنی منظوری دینا یا اجازت دینا ہے۔ اور جب حکم دینا اس کا معنی ہو تو اس سے مراد ایسا حکم دینا ہے جو مشیتِ الٰہی کا متقاضی ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ (۲۴/۳۶)

وہ گھر جن کے بارے میں خدا نے حکم دیا ہے کہ بلند کیے جائیں اور وہاں اللہ کا نام ذکر کیا جائے۔

۳۔ حَكَمَ: کے معنی کسی چیز کی اصلاح کے لیے اسے روک یا لگام دینا ہے۔ حَكَمْتُ الدَّابَّةَ بمعنی میں نے جانور کو لگام دی (مف) اور حَكَمَ بمعنی منع عن الظلم (م۔ل) یعنی ایسا حکم یا فیصلہ جس سے کسی کو ظلم اور زیادتی سے روکا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (۵/۴۷)

اور اہل انجیل کو چاہیے کہ اللہ نے اس میں جو احکام نازل فرمائے ہیں اس کے مطابق حکم کیا کریں اور جو اللہ کے نازل شدہ احکام کے مطابق حکم نہ دے تو یہ لوگ نافرمان ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ۔ (۲/۲۷۳) وُہ (انفاق) ان فقراء کے لیے ہے جو خدا کی راہ میں روکے گئے ہیں اور زمین میں سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۸۔ حَظَرَ: بمعنی کسی چیز کی حفاظت کی غرض سے اس کے اردگرد باڑ لگانا یا کسی چیز کو احاطہ میں جمع کرکے باڑ لگانا۔ قرآن میں ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔ (۱۷/۲۰) اور تمہارے پروردگار کی بخشش (کسی سے) رُکی ہوئی نہیں۔

۹۔ عَكَفَ: بمعنی تعظیماً کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا (مف) بندر رہنا۔ روکے رکھنا محبوس ہونا (منجد) قرآن میں ہے:

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ (۴۸/۲۵) یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجدِ حرام سے روک دیا۔ اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رُکی رہیں۔

۱۰۔ كَفَّ: كَفّ بمعنی ہتھیلی اور كَفَّ بمعنی ہتھیلی پر وار کو روکنا۔ مدافعت کرنا (مف) پھر یہ لفظ محض وار کو روکنے یا مدافعت کرنے کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ قرآن میں ہے:

اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ (۵/۱۱) جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے

۱۱۔ ثَبَّطَ: بمعنی کسی کام میں دیر لگانا۔ اور وُہ کام نہ کرنا، اس سے رُکے رہنا اور بمعنی دیر اور سستی کرنا اَثْبَطَهُ الْمَرَضُ بیماری کا کسی کو چمٹ جانا اور اس کو نہ چھوڑنا (منجد) اور ثَبَّطَهُ الْمَرَضُ بمعنی بیماری نے اُسے روک دیا (منجد) دیر یا سستی کی وجہ سے کوئی کام کرنے نہ پانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ (۹/۴۶) اگر وُہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے کچھ تیاری بھی کرتے۔ لیکن اللہ کو ان کا اس کام پر جانا پسند نہ ہُوا لہٰذا انہیں (ان کی اپنی سستی کی وجہ سے) روک دیا۔

۱۲۔ ذَادَ: بمعنی پرے ہٹانا۔ دفع کرنا۔ نزدیک نہ آنے دینا۔ روکے رکھنا (مف منجد) اور ذَوَّدَ عَنْ حَسَبِهٖ بمعنی کسی کا اپنے نسب کی حفاظت وحمایت کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ۔ (۲۸/۲۳) اور موسیٰؑ نے دیکھا کہ ان کے پیچھے دو عورتیں ہیں جو (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔

۱۳۔ وَزَعَ: بمعنی روکنا۔ منع کرنا۔ اور وَزَعَ الْجَيْشَ بمعنی فوج کو ترتیب وار حصّوں میں رکھنا۔ اور الاوزاع بمعنی جماعتیں۔ اس کا واحد نہیں۔ اور اَلْوَزَعَۃ (ج وَازِع) بمعنی بادشاہ کے مددگار و محافظ (منجد) گویا وزع کا لفظ انتظام اور ترتیب کے لیے روکنے کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةًۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ (۲/۲۴۹) — بارہا ایسا ہوا کہ ایک چھوٹی سی جماعت اللہ کے حکم سے ایک بہت بڑی جماعت پر غالب آگئی۔

۴۔ استعلٰی، عَلَی یَعۡلُو بمعنی بلند ہونا۔ اور راستعلٰی بمعنی بلند ہونے کی خواہش کرنا۔ فوقیت اور برتری حاصل کرنے کی طلب۔ اور تعلّٰی بمعنی شیخی بگھارنا ہے۔ یہ تعلّی اور راستعلی عمومًا بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اور علا یعلوا اچھے اور بُرے دونوں میں۔ اور علی یعلی اچھے مفہوم میں آتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاَجۡمِعُوۡا كَيۡدَكُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا ۚ وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى (۲۰/۶۴) — (فرعون نے کہا) تو تم (جادو کا) سامان اکٹھا کرلو۔ پھر قطار باندھ کر آؤ۔ آج جو غالب رہا وہی کامیاب ہوا۔

۵۔ قَهَرَ میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) غلبہ پانا (۲) مغلوب کی تذلیل کرنا۔ اسے دبانا (م۔ل) پھر یہ لفظ دونوں معنوں میں الگ الگ بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ۔ (۷/۱۲۷) — فرعون نے کہا ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے۔ اور بلاشبہ ہم اُن پر غالب ہیں۔

اس آیت میں قہر کا لفظ دونوں معنی دے رہا ہے۔ اور درج ذیل آیت میں صرف دبانے کا — ارشادِ باری ہے:

فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ (۹۳/۹) — نہ تو کسی یتیم کو دباؤ اور نہ ہی کسی سائل کو جھڑکی دو۔

ماحصل: (۱) ظَهَرَ: بمعنی قوت کے ساتھ سامنے آنا، رونما ہونا، ابھرتی ہوئی قوت۔

(۲) عَزَّ: بمعنی بالادست ہونا۔

(۳) غَلَبَ: بزورِ بازو بالادستی حاصل کرنا۔

(۴) اِسۡتَعۡلٰی: غالب آنے کی مذموم ہوس رکھنا۔

(۵) قَهَرَ: غالب آنا اور تذلیل کرنا۔ کمزور کو دبانا۔

۴۔ غبار

کے لیے غَبَرَةٌ، نَقۡعًا اور هَبَآءً (هبو) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ غَبَرَةٌ: بمعنی گرد و غبار۔ مٹی اڑنے کے بعد جو خاکی ذرات ہوا میں بکھر جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ (۸۰/۴۰) — اس دن کئی چہرے گرد آلود ہوں گے جن پر سیاہی چھا رہی ہوگی۔

۲۔ نَقۡعًا: بمعنی گردِ راہ۔ وہ گرد و غبار جو کوئی تیز رفتار سواری اپنے پیچھے چھوڑتی چلی جاتی ہے۔ یہ خاکی ذرات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملجا و ماوٰی ضرور ہے۔

۲۔ مَسْکَن : سَکَنَ یعنی آباد ہونا۔ نیز کام کاج کرنے کے بعد آرام کرنا۔ اور مَسْکَنْ وہ جگہ ہے جہاں انسان رہائش اختیار کرے اور کسی شخص کو بغیر کرایہ وغیرہ کے رہائش دینے کو سُکْنٰی کہا جاتا ہے اور ایک مکان میں رہنے والوں کو سُکْن جو سَاکِنٌ کی جمع ہے (مف) اور مسکن کا لفظ بَیْت سے اخص ہے کیونکہ بیت کا لفظ رہائش اور شب بسری دونوں پر دلالت کرتا ہے جبکہ مسکن کا لفظ صرف رہائش کا مقتضی ہے۔ گویا ہر بیت مسکن تو ہے لیکن ہر مسکن بیت نہیں ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا (۲۸/۵۸) — سو یہ ان (ہلاک شدہ لوگوں) کے گھر ہیں جو ان کے بعد پھر کم ہی آباد ہوئے۔

۳۔ دار (جمع دُوْر اور دِیَار) بمعنی گھر۔ مکان۔ دار کے استعمال میں بہت وسعت ہے۔ جو گھر، حویلی، بستی، شہر، ملک تمام دنیا بلکہ آخرت پر بھی ہوتا ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے "شہر") اور دار سے مراد جب گھر ہو تو گھر کی خارجی حیثیت مراد لی جاتی ہے۔ اور اسے انگریزی میں ہاؤس (HOUSE) کہتے ہیں جبکہ بَیْت سے مراد گھر کی داخلی حیثیت لی جاتی ہے۔ انگریزی زبان میں اس کے لیے لفظ ہوم (HOME) ہے۔ نیز دار جب گھر کے معنی میں استعمال ہوگا تو اس کی جمع بھی دار ہی ہوگی۔ قرآن میں ہے:

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ (۱۱/۶۵) — تو (صالح ؑ نے اپنی قوم سے) کہا، تم لوگ اپنے گھروں میں تین دن (اور) فائدے اٹھالو۔

۴۔ اَھْل : اَھْل کا لفظ بھی بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے (تفصیل کے لیے اور اھل اور آل میں فرق کے لیے دیکھیے "اولاد") اور معروف معنوں میں اہل الرجل کسی کے گھر والے اور اہل وعیال یعنی بیوی بچے ہیں جو اس کے زیر کفالت و تربیت ہوتے ہیں۔ پھر جس طرح قَرْيَة کا لفظ بستی اور بستی والے دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اسی طرح اَھْل کا لفظ گھر والوں کے علاوہ گھر کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (۳/۱۲۱) — اور جب تم صبح کو اپنے گھر سے روانہ ہو کر مومنوں کو لڑائی کے لیے موروں پر متعین کرنے لگے۔

ماحصل: (۱) بَیْت : جہاں انسان کی بمعہ اہل وعیال رہائش ہو اور شب بسری بھی کرتے ہوں۔

(۲) مَسْکَن: صرف رہائش کا معنی دیتا ہے۔ خواہ شب بسری کی جگہ نہ ہو گویا یہ بَیْت سے اخص ہے۔

(۳) دَار: کا استعمال بہت عام ہے۔ گھر کے معنی میں ہو تو اس سے گھر کی خارجی حیثیت مراد ہوتی ہے جیسے کسی ایک دار (حویلی۔ کٹڑی) کے اندر کئی بَیْت ہو سکتے ہیں۔

(۴) اَھْل: گھر اور گھر والے، اہل وعیال سب اس کے معنی میں شامل ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (۵۱/۵۵)	اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔

اور نصیحت قبول کرنے یا حاصل کرنے کے لیے تَذَکَّرَ آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ۔ (۲/۲۲۱)	اور اللہ لوگوں کو اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۴۔ وَعَظَ: بمعنی ایسی بھلائی کی بات کہنا جس سے دل میں رقت پیدا ہو (م ل) ترہیب و ترغیب کے ذریعہ تقویٰ کی طرف مائل کرنا۔ زجر و توبیخ جس میں خوف کی آمیزش ہو۔ خدا کی عقوبت ڈرا کر اجر و ثواب کی تحریص دلانا (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (۱۰/۵۷)	اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نصیحت آئی ہے جس میں دلوں کے روگ کی شفا ہے۔

۴۔ وَصّٰی: الوصیۃ بمعنی واقعہ پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنا (مف) قرآن میں ہے:

مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ۔ (۴/۱۲)	یہ تقسیم ترکہ (میت کی) وصیت (کی تعمیل) کے بعد ہو گا جو اس نے کی ہو یا قرض کے (ادا کرنے کے) بعد۔

اور جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنے تاکید کرنا یا حکم کرنا ہو گا۔ جیسے فرمایا:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ (۴/۱۱)	اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد میں ترکہ کی تقسیم کے بارے) میں حکم دیتا ہے۔

۵۔ عِبْرَۃ اور اِعْتَبَرَ۔ عَبُوْر کا لفظ بنیادی طور پر پانی کو پار کرنے کے لیے مختص ہے خواہ تیر کر کیا جائے یا کشتی، جانور یا پُل کے ذریعہ۔ اور عَبْرُ النَّھْرِ وہ جگہ ہے جہاں سے پانی میں اتر کر نہر کو پار کیا جائے۔ اسی چیز سے مشابہت رکھتے ہوئے عَبَرَ الْعَیْنُ کا معنی ہے آنکھ سے آنسو جاری ہونا (مف) اور عَبْرَۃ بمعنی آنسو (ج عبرات) اور عَبَرَ بمعنی غمزدہ ہونا۔ آنسو بہانا۔ اور عبر العین بمعنی آنکھ کا آنسوؤں سے ڈبڈبانا۔ اور عبرۃ بمعنی کسی واقعہ میں غور و فکر سے نصیحت حاصل کرنا۔ کہتے ہیں لَكَ بِفُلَانٍ عِبْرَۃ یعنی اس شخص کے احوال میں غور و فکر کر کے وہ اصل تلاش کرنا جو اس واقعہ کا اصل سبب ہو (منجد) ارشادِ باری ہے:

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ (۲۴/۴۴)	خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اہل بصارت کے لیے اس میں بڑی عبرت ہے۔

اور اعتبر بمعنی کسی اندوہناک اور غمزدہ کرنے والے واقعہ میں غور و فکر کر کے اس سے نصیحت حاصل کرنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (۵۹/۲)	اور ان (یہود) کے دلوں میں دہشت ڈال دی کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور مومنوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے۔ تو اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو عبرت حاصل کرو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری ہے:

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي (۲۰/۲۹تا۳۱) — اور میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (مددگار) بنا اور اس سے میری کمر مضبوط کر۔

جس کا دوسرا معنی یہ ہوگا کہ ہارون کو میرا وزیر بنا کر میری کمزوری کو دور فرما دے۔

۵۰۔ فرج: بمعنی دونوں چیزوں کے درمیان شگاف اور دو ٹانگوں کے درمیان کشادگی اور کنایۃً یہ لفظ شرمگاہ پر بولا جاتا ہے۔ پھر کثرتِ استعمال سے حقیقی معنوں کی طرح عام استعمال ہونے لگا۔ مرد، عورت دونوں کی شرمگاہ کے لیے آتا ہے (ج۔ فروج) (مف) ارشاد باری ہے:

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (۲۱/۹۱) — اور وہ عورت (حضرت مریم) جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (۲۹/۲۳) — اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں

۵۱۔ بطن: بمعنی پیٹ اور ہر چیز کا اندرونی حصہ (ج بُطُون) اور باطِن بمعنی اندرونی حصہ میں چھپی ہوئی چیز۔ اور اس کی ضد ظاھِر ہے۔ ارشاد باری ہے:

نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا (۱۶/۶۶) — ہم تمہیں چوپایوں کے پیٹوں میں گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں۔

۵۲۔ رحم: رَحْم اور رِحْم دونوں لغت میں آتے ہیں۔ بچہ دانی (ج اَرْحَام) قرآن میں یہ لفظ جمع ہی استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری ہے:

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (۳/۶) — وہی تو ہے جو (ماؤں کے) پیٹوں میں تمہاری جیسے چاہتا ہے، صورتیں بناتا ہے۔

۵۳-۵۴۔ اَمْعَاء اور حَوَايَا کے لیے دیکھیے ـــــ انتڑیاں

۵۵۔ سَاق، بمعنی پنڈلی (ج سُوق) اور کبھی یہ لفظ ٹانگ کا معنی بھی دیتا ہے۔ اور اس کا استعمال غیر جاندار اشیاء پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے سَاقُ الشَّجَرَةِ بمعنی درخت کا تنا۔ ارشاد باری ہے:

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ (۷۵/۲۹-۳۰) — اور ایک پنڈلی دوسری سے لپٹ جائے گی۔ اس دن تجھے اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ۔ (۳۸/۳۳) — تو سلیمانؑ ان گھوڑوں کی، ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

۵۶-۵۷۔ رِجْل اور قَدَم کے لیے دیکھیے ـــــ پاؤں

۵۸۔ کَعْب، بمعنی ٹخنہ (ج کعاب اور کعوب) اور ہر ابھری ہوئی چیز۔ بالخصوص عورت کے ابھرے ہوئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ